ہے۔اس میں درج ذیل علتیں ہیں: راوی محمد بن حجر کے بارے میں امام بخاری نے کہا:

فيه نظر (تاریخ کبیر: ۶۹/۱) ''اس میں کلام ہے۔''

راوی سعید بن عبدالجبار کو ابن حجرؒ نے تقریب میں ضعیف کہا ہے۔ اُمّ عبدالجبار کے بارے میں تهذيب التهذيب میں عبدالجبار بن وائل کے ترجمہ میں ہے کہ اس نے اپنے والدین سے سنا نہیں، اگر یہ بات صحیح ہے کہ اس نے اپنے باپ کی طرح اپنی والدہ سے بھی نہیں سنا تو اس سند میں چوتھی علت انقطاع ہے تو مشار الیہ سند اصل میں یوں ہے:

محمد بن حجر ثنا سعید بن عبدالجبار عن عبدالجبار بن وائل عن اُمہ عن وائل بن حجر

اور جہاں تک ابوہریرہؓ کی روایت کا تعلق ہے، وہ صحیح ہے۔ اس کو ابوداود، نسائی، احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ علامہ مبارکپوریؒ نے کہا:

''یہ حدیث صحیح یا حسن لذاتہ ہے اور اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔'' (تحفۃ الاحوذی: ۲۲۹/۱)

مذکورہ بحث سے معلوم ہوا کہ راجح اور قوی مسلک یہی ہے کہ سجدے میں جاتے وقت آدمی گھٹنوں کی بجائے پہلے اپنے ہاتھ زمین پر ٹکائے، اس مختصر بحث سے وہ تمام توجیہات جو صورتِ سوال میں ذکر کی گئی ہیں، کالعدم ہوجاتی ہیں۔ جملہ تفصیل کے لئے تحفۃ الاحوذی اور إرواء الغليل ملاحظہ ہو۔☆

سجدہ کے بعد اُٹھتے ہوئے ٹیک لگانے کی کیفیت

❁ **سوال:** نئی رکعت کے لئے اُٹھتے وقت ہاتھوں کو ٹیک لگانے کی کیفیت کون سی ہے، آیا ہتھیلیوں کے ذریعے ٹیک لگائیں یا مٹھیاں بند کرکے؟ اور اگر دونوں کیفیات صحیح احادیث سے ثابت ہیں تو ترجیح کس موقف کو دی جائے اور کن دلائل کی بنا پر دی جائے؟

جواب: اُٹھتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر ٹیکتے ہوئے مٹھیاں بند رکھنی چاہئیں، جیسا کہ حدیثِ ابن عمرؓ میں رسولِ اکرم ﷺ کا فعل مروی ہے۔ اس کو حربی نے غریب الحدیث میں روایت کیا ہے اور علامہ البانیؒ نے سلسلہ ضعیفہ (۳۹۲/۲) میں اس کی سند کو حسن کہا ہے۔

☆ اس سلسلے میں تفصیلی مضمون کیلئے دیکھئے: نماز میں سجدے میں جانے کی کیفیت از مولانا منیر قمر سیالکوٹی شائع شدہ ماہنامہ 'محدث' لاہور: ج ۳۱/ عدد ۲ بابت فروری ۱۹۹۹ء ......صفحہ ۸ تا ۲۳ سیریل نمبر ۲۲۳

www.KitaboSunnat.com